

پیش تر لاج

پر

ببین احادیث

اور

منکرین پر پیش اعتراضات

از تہذکات

محدث اعظم حضرت علامہ مولانا
ابوالفضل محمد سرمد راجہ صاحب الشیخ

فقہ اعظم حضرت علامہ مولانا
ابوبکر محمد شریف صاحب الشیخ

مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

6-00 روپے

مکتبہ غوثیہ نزدیکی مسجد نارووال

فاشر

سیدی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیک وسلم

جماعت رضائے مصطفیٰ کا نصب العین

قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی عطا کردہ حکمت و ہدایت کے فیضان سے

علمی دعوتی روحانی معاشرتی
فکری تبلیغی اخلاقی سماجی

محاذوں پر

جہد مسلسل جس کے ذریعے اسلام کے احیاء اور غلبہ کا راستہ ہموار کیا جاسکے

آپ بھی جماعت رضائے مصطفیٰ ضلع نارووال
کی رکنیت اختیار کر کے
اس عظیم دینی جدوجہد میں شریک ہو جائیں

آج ہی!

پیش کش

ببین احادیث

منکرین پر بنیائے اعتراضات

از تبرکات
محدث اعظم حضرت علامہ مولانا
ابوالفضل محمد سرور احمد رحمتہ اللہ علیہ
فقہ اعظم حضرت علامہ مولانا
ابوبکر محمد شریف ضار رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: جماعت رضائے مصطفیٰ ضلع نارووال
ہدیہ ۵ روپے

تراویح کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَتَتَّقِيهِ (متفق علیہ)

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کا ذکر کیا اور دوسرے مہینوں پر اسے فضیلت دی اور فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں کا قیام کرے ایمان اور طلب ثواب

تراویح اور تہجد
 جانتا چاہیے کہ نماز عشاء کے بعد سونے سے پہلے رمضان شریف میں جو نماز پڑھی جائے اسے تراویح کہتے ہیں۔ اور جو سونے کے بعد نفل پڑھے جائے اسے تہجد کہتے ہیں۔ رمضان ہو یا نہ ہو۔

پہلی حدیث

وہ ہے جس کو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے : اس حدیث کو عبد بن حمید نے اپنے مسند میں اور طبرانی نے معجم میں اور بیہقی نے سنن میں روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بیس رکعت تراویح کے مسنون ہونے پر ظاہر ہے۔

دوسری حدیث
 بیہقی نے معرفۃ السنن میں روایت کیا کہ سائب بن یزید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیسٹس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے اس حدیث میں حضرت سائب بن یزید اپنا عمل بیسٹس رکعت بیان

فرماتے ہیں۔ اس کی سند کو علامہ سبکی نے شرح منہاج میں اور علی قاری نے شرح مؤطا میں صحیح فرمایا ہے۔ (آثار سنن ص ۵۵)

اس حدیث کو مالک نے بھی یزید ابن قسیفہ کی طریق سے روایت کیا ہے۔ دیکھو فتح الباری ج ۲ ص ۲۱۶ اور فتح الباری کی حدیث صحیح یا حسن ہوتی ہے۔ کما صرح فی مقدمہ۔

تیسری حدیث

یزید ابن رومان فرماتے ہیں کہ لوگ (صحابہ و تابعین) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان شریف میں تیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔ اس کو امام مالک نے مؤطا اور بیہقی نے سنن کبریٰ میں روایت کیا ہے۔

چوتھی حدیث

یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں اور بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا امر بھی موجود ہے۔

پانچویں حدیث

قیام اللیل مروزی ص ۱۱ میں محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ وہ لوگ (صحابہ و تابعین) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اس میں قرأت لمبی کرتے تھے اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ یہ

حدیث میں کہ منقطع ہے۔ لیکن منقطع اکثر علماء کے نزدیک محبت ہے۔ مناجات و دوسری حدیثوں سے مؤید ہو۔

پہلی حدیث

حافظ ابن حجر نے تلخیص میں بروایت ابن ابی شیبہ بیہقی لکھا ہے اور سیوطی نے بھی مصابیح میں نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے پر جمع کیا تو وہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح رمضان شریف میں پڑھاتے تھے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ ابی بن کعب سے بیس رکعت ہی صحیح ہیں (عیلیٰ ص ۳۵۴)

ابن تیمیہ نے بھی حضرت ابی ابن کعب کا بیس رکعت پڑھنا لکھا ہے۔ (دیکھو مرقاة)

ساتویں حدیث

ابن ابی شیبہ مصنف میں عبد الغزیز بن رفیع سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح مدینہ شریف میں پڑھاتے تھے اور تین رکعت وتر۔ (آثار سنن ص ۵۵) کہتے ہیں کہ یہ بھی منقطع ہے میں کہتا ہوں منقطع محبت ہے۔

آٹھویں حدیث

شیخ الاسلام عینی شرح صحیح بخاری ص ۳۵۴ جلد ۵ میں ابن عبدالبر سے نقل کرتے ہیں کہ سب ابن یزید صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

زمانہ میں قیام (تراویح) بیسٹل رکعت تھا۔

نانویں حدیث

شیخ الاسلام عینی شرح صحیح بخاری ص ۲۵۷
جلد ۵ میں فرماتے ہیں کہ عبدالرزاق نے

اپنے مصنف میں روایت کیا۔ سائب ابن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رمضان شریف میں ابی ابن کعب و تمیم داری پر اکیس رکعت تراویح پر جمع کیا۔

ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ ایک رکعت وتر پر معمول ہے (تفصیل کیلئے ہمارا رسالہ کتاب الوتر دیکھو) اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیسٹل رکعت پر لوگوں کو جمع فرمایا۔ ابن عبدالبر نے اس روایت کو صحیح اور اسکے خلاف گیارہ والی کو اہم مالک کا وہم قرار دیا۔

آثار السنن ص ۵۵ جلد ۲ میں کنز العمال کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے ابی ابن کعب کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو رات کی نماز پڑھائے کہ لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور قرأت نہیں جانتے اگر تو ان پر رات کو پڑھے (تو اچھا ہے) ابی بن کعب نے عرض کی اے امیر المؤمنین یہ شے پہلے نہ تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں یہ صحیح ہے، لیکن یہ کام اچھا ہے تو ابی ابن کعب نے ان کو بیسٹل رکعت پڑھائیں۔ صاحب کنز العمال نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے۔

ان دس حدیثوں سے ثابت ہوا کہ صحابہ تابعین حضرت عمر کے زمانہ میں بیسٹل رکعت پڑھتے تھے بلکہ پچھلی حدیث میں تو صریح ہے کہ حضرت عمر نے بیسٹل رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ عقل سلیم کبھی اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں کہ حضرت عمر کے زمانہ میں جو صحابی و تابعی تھے وہ حضرت عمر کے حکم کے بغیر ہی بیسٹل رکعت پڑھتے ہوں اور حضرت عمر کو اس کا علم نہ ہو کہتے ہیں کہ بیشک علم تھا مگر چونکہ بطور نفل بیسٹل رکعت پڑھتے تھے۔ اس لیے آپ نے منع نہ فرمایا۔ میں کہتا ہوں اگر بیسٹل رکعت بطور نفل پڑھتے تو کبھی کم بھی پڑھتے۔ بیسٹل رکعت معین کیوں کرتے۔ بیس رکعت کا معین کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ان کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس رکعت کا شہوت حاصل تھا۔

ابن تیمیہ منہاج السنۃ جلد ۲ ص ۲۲۲
میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

نے رمضان شریف میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیسٹل رکعت پڑھائے اور خود حضرت علی ان کو وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو بیہقی نے روایت کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی حضرت علی کے حکم سے بیسٹل رکعت پڑھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں حماد بن سعید بھی ہے جو ضعیف ہے۔ میں کہتا ہوں اس حدیث

کی دوسری سند بھی ہے۔ وہ یہ ہے۔

بارھویں حدیث ابی الحسنار کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو پانچ ترہ بجے بیس رکعت پڑھائے (بیہقی) اس حدیث کی ایک اور سند بھی ہے جو یہ ہے۔

تیرھویں حدیث حضرت علی نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے (جواہر النقی) یہ تینوں روایتیں ایک دوسری کو قوت دیتی ہیں علامہ عینی نے بھی شرح صحیح بخاری جلد ۲ کے صفحہ ۵۹۸ میں بحوالہ مخنی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ کبیری ص ۳۸۸ شرح منیہ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

چودھویں حدیث علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں قیام اللیل مروزی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ زید بن وہب لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود ماہ رمضان میں ہمیں نماز پڑھا کر نکلتے تو ابھی رات باقی ہوتی۔ اغمش کہتے ہیں کہ وہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ اس حدیث سے عبد اللہ بن مسعود کا بیس رکعت تراویح پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

پندرھویں حدیث عطار تالابی لکھتے ہیں کہ میں نے صحابہ کو بیس رکعت تراویح مع وتر پڑھتے پایا

۹
اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا۔ علامہ نووی نے اس کی سند کو حسن فرمایا حدیث ابن نعیم عن عبد المالك عن عطارد الخ اس حدیث کو مروزی نے بھی قیام اللیل ص ۹ میں ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا بیس رکعت پر عمل تھا۔

سولھویں حدیث بیہقی اپنے سنن میں روایت کرتے ہیں کہ ابو الغیب کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ تابعی رمضان شریف میں ہماری امامت کرتے تھے ہمیں بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ سوید بن غفلہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ بلکہ ابن قانع نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ (تمہذیب) مدینہ شریف میں اس روز آئے جس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا تھا، تقریباً ۱۰ سال بعد میں آپ فوت ہوئے ایک سو تیس سال کی عمر پائی۔ خلفاء اربعہ کا زمانہ پایا اور ان سے روایت کی، تمہذیب ایب جلیل القدر تابعی بیس رکعت پڑھاتے ہیں کیا عقل سلیم باور کر سکتی ہے کہ ان کے پاس بیس رکعت کا کوئی ثبوت نہ تھا ہر گز نہیں۔ اس حدیث کی سند حسن ہے، آثار السنن تمہذیب التہذیب ص ۱ جلد ۲ اور تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص ۱۹ میں سوید کو ابی ابن کعب کے شاگردوں سے لکھا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ان کا بیس رکعت پڑھنا ابی بن کعب سے ماخوذ ہے۔

سترھویں حدیث

ابن ابی شیبہ مصنف فرماتے ہیں۔ "ناہی بن عمر کہتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ تابعی ہیں رمضان شریف میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ یہ ابن ابی ملیکہ وہ حلیل القدر تابعی ہیں جنہوں نے قیس صحابہ کو بکہ تہذیب میں ۸۰ صحابہ کا دیکھا لکھا ہے۔ اگر صحابہ میں بیس رکعت کا عام رواج نہ ہوتا تو یہ تابعی بیس رکعت کیوں پڑھتے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کے زمانہ میں عموماً بیس رکعت پڑھی جاتی تھیں۔ اسی طرح تابعیوں کے زمانہ میں بھی بیس رکعت پڑھی گئیں اور یہ بات مسلم ہے کہ یہ لوگ ہم سے زیادہ متبع سنت تھے۔ اگر سنت سے بیس رکعت کا ثبوت نہ ہوتا تو یہ لوگ ہرگز بیس نہ پڑھتے۔

اٹھارھویں حدیث

سید بن عبید لکھتے ہیں کہ علی بن ربیعہ تابعی رمضان شریف میں ہمیں پانچ ترویج کے بیس رکعت اور وتر پڑھاتے تھے، اس کو ابن ابی شیبہ نے فضل بن دکین سے اس نے سید بن عبید سے روایت کیا اس کی سند صحیح ہے۔

انیسویں حدیث

عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ شتیر بن شکل تابعی رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو ابوبکر بن شیبہ نے روایت کیا۔

بیسویں حدیث

ابی البختری تابعی رمضان شریف میں پانچ ترویج کے بیس رکعت، پڑھاتے تھے اور تین رکعت وتر

اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اس کی سند میں کوئی تردد نہیں علامہ نمبر ۱ کو ایک راوی خلف میں تردد ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خلف بن حوشب کوئی ہیں جو ثقہ ہیں۔ خلاصہ میں شعبہ ان کا شاگرد لکھا ہے۔ علامہ عینی شرح صحیح بخاری جلد ۵ ص ۵۳۰ میں فرماتے ہیں کہ تابعیوں میں سے شتیر بن شکل و ابن ابی ملیکہ و حارث حمدانی و عطاء بن ابی رباح و ابوالبختری و سعید بن ابی الحسن و عبد الرحمن بن ابی بکر و عمران بن عبدی بیس رکعت تراویح کے قائل تھے۔

مذکورہ بالا دلائل اور سلف صالحین کے معمولات سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام و تابعین عظام میں بیس رکعت تراویح کا عرف و تعامل ہے عام طور پر سب لوگ بیس رکعت پڑھتے تھے۔ آٹھ رکعت کا کوئی تعامل نہ تھا امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بیان مذاہب میں یدرطولی رکھتے ہیں۔ انہوں نے بھی آٹھ تراویح کسی کا مذہب نقل نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ محدثین کے زمانہ میں بھی آٹھ رکعت تراویح بھی کا مذہب نہ تھا۔ ورنہ امام ترمذی اُسے ضرور نقل فرماتے۔

نوٹ: مزید دلائل اور اعتراضات کے جوابات کیلئے
"کتاب التراویح" کا مطالعہ فرمائیں۔

تمام غیر مقلدین سے بالعموم اور مولوی شہار اللہ امرتسری بالخصوص

آٹھ رکعات پر بیس سوالات

از قلم

محمد ث اعظم حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قادری چشتی رحمتہ اللہ علیہ

درج ذیل مسنون پندرہ روزہ رمضان کے مہینہ مبارک ۱۴۲۸ھ مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ میں شائع ہوا تھا جو عمل فنی کی ناک سے ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے اگرچہ یہ مسنون قیام پاکستان سے بہت پہلے ہی لیکن آج بھی اس کی افادیت اپنی جگہ برقرار ہے چونکہ ان دنوں غیر مقلدین بیس رکعت تراویح کے خلاف ہر جگہ غوغا مچا رہے ہیں اس لیے اس کی اشاعت بہت مناسب معلوم ہوتی ہے امید ہے کہ اہل ذوق حضرات اس سے بہت ملاحظہ کریں گے۔ ان سوالات کے اصل مؤلف مولوی شہار اللہ امرتسری توجہ فرمائیے ورنہ اس سے پہلے کیا اب کوئی اور غیر مقلدان کے جوابات کی طرف توجہ مبذول فرمائے گا ؟

بخدمت مولوی شہار اللہ صاحب امرتسری

السلام عالمی من اتبع الهدی۔ آپ کے بعض مقلدین؟
الہدیت کہلانے والے آٹھ تراویح پر بہت زور دیتے ہیں اور بیس تراویح کو بدعت و ناجائز بتاتے ہیں اور مسلمانوں کو عبادتِ خدا سے روکنے کی ترغیب دیتے ہیں اور فتنہ اور شورش برپا کرتے رہتے ہیں اور ہمیں بالکل جاہل۔ آپ سے یہ چند سوالات کو تاہوں ان کا جواب تعصب الگ ہو کر نہایت انصاف سے دیجئے۔
چار برس پہلے بڑی شریف آپ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلدین کے جلسہ میں گئے تھے اور میں نے وہاں چند سوالات آپ کے مذہب کے

متعلق آپ سے بذریعہ تحریر دریافت کیے مگر آپ جواب نہ دے سکے اور اب تک خاموش ہیں۔ ان سوالات کے جوابات میں ایسی خاموشی اختیار نہ کیجئے گا۔ قرآن پاک یا حدیث شریف سے جواب ہو۔ اپنی رائے کو دخل نہ ہو۔

سوالات

- ۱۔ بیس رکعت تراویح پڑھنا جائز ہے یا ناجائز۔
- ۲۔ اگر کوئی الہدیت میں تراویح پڑھے یہ جان کر کہ آئمہ و صحابہ کرام کا اس پر عمل تھا تو وہ الہدیت غیر مقلد گنہگار ہوگا یا نہیں اور وہ الہدیت بیس تراویح پڑھنے سے الہدیت ہے یا نہیں۔
- ۳۔ ایک الہدیت (غیر مقلد) آٹھ تراویح پڑھے اور دوسرا الہدیت غیر مقلد بیس تراویح پڑھے تو زیادہ ثواب کس کو ہوگا۔
- ۴۔ تراویح کے کیا معنی ہیں شرعاً اس کا اطلاق کم از کم کتنی رکعت حقیقتاً ہو سکتا ہے۔
- ۵۔ نماز تہجد کا وقت کیا ہے اور نماز تراویح کا کیا وقت ہے۔
- ۶۔ نماز تہجد کب شروع ہوتی اور نماز تراویح کب سون ہوئی۔
- ۷۔ نماز تہجد رمضان وغیرہ رمضان میں ہے یا نہیں۔
- ۸۔ نماز تراویح صرف رمضان میں ہے یا نہیں۔
- ۹۔ ہند کے اہل حدیث کہلانے والوں کے پیشوا مولوی نذیر حسین مولوی ایک ختم قرآن مجید تراویح میں ایک ختم نماز تہجد میں سنتے تھے جیسے کہ غیر مقلدین

میں شہر ہے۔ لہذا اگر تراویح اور تہجد ایک نماز ہے تو مولوی نذیر حسین دہلوی دونوں کو الگ الگ پڑھ کر بدعت فی الدین کے مرتکب ہوئے یا نہیں اور رمضان میں تہجد جماعت کے ساتھ پڑھنا اور اس میں ختم قرآن مجید سننا الہدیت کے نزدیک بدعت ہے یا سنت ہے اگر سنت ہے تو اس کا کیا ثبوت ہے۔

۱۰۔ صحاح ستہ یا دیگر کتب حدیث میں کیا کوئی حدیث صحیح الاسناد بالاتفاق صریح الدلائل مرفوع متصل ہے جس کا یہ ضمون ہو کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان میں آٹھ رکعت "تراویح" پڑھی ہیں۔
۱۱۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ماہ رمضان مبارک میں کتنی شب "تراویح" پڑھی ہیں جس حدیث میں اس کا ذکر ہے اس میں تعداد رکعت بیان کی ہے یا نہیں۔

۱۲۔ پورے رمضان میں تراویح پڑھنا کس کی سنت فعلی ہے۔ صحابہ کی سنت پر عمل کرنا سنت ہے یا نہیں۔

۱۳۔ بخاری و مسلم بکو صحاح ستہ میں تہجد کی نماز کی کتنی رکعت مذکور ہیں۔ ہمیشہ آٹھ رکعت یا کم یا زیادہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایات میں کتنی رکعت کا بیان ہے۔

۱۴۔ صحاح ستہ میں کسی کتاب میں اکثر اہل علم جمہور صحابہ تابعین کا تراویح کے متعلق کیا عمل بتایا ہے۔ بیس رکعت یا کم یا زیادہ حضرت شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے صحابہ کرام سے لیکر جمہور اہل سنت کا

کا کیا عمل بتایا ہے۔

۱۵۔ کتب حدیث میں بیس تراویح کے متعلق حدیثیں ہیں یا نہیں۔

۱۶۔ کبھی حدیث کے اسناد میں اگر بعض ضعیف ہو تو جمہور اہل سنت کے تلقی بالقبول کرنے سے وہ حدیث حجت قابل عمل رہتی ہے یا نہیں۔

۱۷۔ صحابہ کرام کے جس قول و فعل میں اجتہاد کو دخل نہ ہو۔ وہ حکم میں حدیث مرفوع کے ہے یا نہیں؛ اصول حدیث میں اس کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے۔

۱۸۔ اگر کبھی حدیث کا ایسا اسناد ہو کہ بعد کے طبقہ کا ایک راوی ضعیف ہو تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اس طبقہ سے پہلے محدثین کے نزدیک بھی وہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۹۔ کیا کبھی حدیث کے اسناد صحیح ہونے سے یہ ضروری ہے کہ اس کے متن حدیث پر عمل کیا جائے یا کبھی حدیث کے محض اسناد ضعیف ہونے سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ متن حدیث قابل عمل نہ ہو۔

۲۰۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی تراویح کی کتنی رکعت بتاتے ہیں۔

۲۱۔ التیمیہ تراویح کے عدد رکعت کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے۔ حضور سیدنا

قطب الاقطاب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محدث نوری شارح

مسلم شریف کتنی تراویح کو سنوں فرماتے ہیں۔

نوٹ :-

ان سوالات کے جوابات مندرجہ ذیل پتہ پر دیں اور یہ آپ کا اختیار ہے خواہ آپ تنہا کہیں یا دوسرے غیر مقلد مولویوں کی مدد مانگ کر لکھیں مگر جواب پر آپ کے دستخط ہونا ضروری ہے اور باقی غیر مقلد مولویوں کے دستخط کرانے نہ کرانے کا آپ کو اختیار ہے اگر آپ نے ان سوالات کے جوابات انصاف سے دیئے تو عدد تراویح کے مسئلہ میں غیر مقلدوں پر بھی حق ظاہر ہو جائے گا اور غیر مقلدوں کی ساری شورشش کی قلعی کھل جائے گی۔

۱۴ سوال تک اس پتہ پر جواب دیں۔

مدرسہ احمد حنفی قادری چشتی قصبہ دیالکڑہ برائے دھارویال ضلع گورداسپور، اور اس مدت کے بعد اس پتہ پر جواب روانہ کریں۔ بریلی شریف محلہ بہار پور مسجد بی بی جی صاحبہ مرحومہ مدرسہ رضویہ اہل سنت و جماعت۔

اعلانے :-

جو غیر مقلد صاحب ان سوالات کو دیکھیں وہ اپنے ذمہ دار مولویوں سے جوابات لکھوا کر آپ اس پتہ پر روانہ کریں۔

مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گو جسکے انوالہ جن حنفیوں کو غیر مقلد بیس تراویح کے مسئلہ میں تنگ کرتے ہیں وہ ان غیر مقلدوں سے ان سوالات کے جوابات طلب کریں۔

وہ رمنا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدد کے سینہ میں غار ہے
کھے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار، وار سے پار ہے

ہماری مطبوعات

8/=	پیارے نبی ﷺ کی پیاری دعائیں	6/=	پیش تراویح پر بیس احادیث اور منکرین پر
6/=	عیسائی چیلنج اور شان محمدی	6/=	پیش اعتراضات
12/=	کافلی موردی مکالمہ	6/=	جشن میلادنا جائز کیوں؟ اور جلوس الہدیت و
8/=	غوث اعظم اور گیارہویں شریف	15/=	جشن دیوبند کا جواز کیوں؟
6/=	تبلیغی جماعت کا پراسرار پروگرام	6/=	اذان و نماز کے بعد درود و ذکر اور
6/=	حیات علیحضرت مع تعارف کنز الایمان اور	6/=	انگوٹھے چومنے کا مسئلہ
10/=	تاجدار سرہند اور تاجدار بریلی کا مسلک	4/=	امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم
6/=	علوم مصطفیٰ ﷺ	4/=	مسلمانوں کی سائنسی ایجادات
6/=	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ایک	4/=	اختیارات مصطفیٰ ﷺ
6/=	بہمہ جہت شخصیت	4/=	وعا بعد نماز جنازہ
15/=	محفل میلاد	6/=	مسلک حاجی امداد اللہ مہاجر کی
6/=	غائبانہ نماز جنازہ کی شرعی حیثیت	6/=	حدیث نبوی میں نماز خفی
6/=	وسیلہ کی شرعی حیثیت	6/=	نماز میں رفع یدین
2/=	فضیلت کی راتیں	5/=	اشتہار دہائی اوقات نماز علاقہ ناووال

مکتبہ غوثیہ
نزدیکی مسجد محلہ بریلوی
امام احمد رضا خاں روڈ
نارووال

محمد صادق

جان محمدی	مسلمہ نور	جنت میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
گیارہویں شریف	برزخی زندگی	روحانی حقائق
مسک شیخ عبدالحق	مسک صدیق اکبر	اسلامی معاشرہ
سورج شہید المہنت	مسک شیخ سعدی	مسک شاہ ولی اللہ
عطاء علی دلیو بند	پاسبان کنز الایمان	محمد شاہ اور جنگ تمبر
سایہ بانیاں نقاشی	خطر کے الارم	خطرہ کی گھنٹی
مودودی حقائق	دلیو بند حقائق	الدعوۃ کی نقاشی
تاریخی حقائق	تحقیق اہل بیت	قادیان تھانہ بھون

مکتبہ ضائع مصطفیٰ چوک دارالسلام کوئٹہ